REGD NO P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر قادیان

جلد ۱۵ — شمارہ ۱۵

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری — نائب ایڈیٹر فیض احمد گجراتی

The Weekly Badr Qadian

شرح چندہ: سالانہ ۷/ روپے ششماہی ۴/ روپے ممالک غیر ۸/ روپے

۱۴؍ شہادت ۱۳۴۵ ہجری شمسی — ۱۴؍ اپریل ۱۹۶۶ء — ۲۲؍ ذوالحجہ ۱۳۸۵ ہجری قمری

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰؍ اپریل۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال شمالی ہند کے سفر پر ہیں۔ آج ان کی طرف سے حضرت امیر صاحب مقامی کے نام خیریت کی اطلاع آرہ (بہار) سے بذریعہ خط موصول ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھی خدام کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶؍ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

نمائندۂ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دورہ شمالی ہند

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال لمبے سفر پر تشریف لے گئے

رپورٹ مرسلہ محترم چودھری مبارک علی صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ

تقسیم ملک کے بعد قادیان بھارت کے بالکل ایک سرے پر واقع ہو جانے کی وجہ سے ہر احمدی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ قادیان کی زیارت اور مقدس افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرف ملاقات حاصل کر سکے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی مرد و زن کے دل میں اس مقدس خاندان کے لئے ایسی بے پناہ محبت کا جذبہ رکھا ہے کہ سوائے احمدیوں کے اس کا کوئی دوسرا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اس امر کا احساس مجھے اس وقت ہوا جب میں شروع شروع میں علاقہ جنوبی ہند میں تبلیغ کے لئے نکلا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ایسے ایسے مقامات پر احمدیت کے بیج کاب چھینٹا دیا ہوا ہے کہ عام انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور وہ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے اُسے ایسے دور دراز مقامات میں احمدیت کے شیدائیوں کو دیکھ کر وجد آجاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں انسانی کوشش کا دخل نہیں بلکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کے ذریعہ یہ کام ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ اُس قادر مطلق اور خالق حقیقی نے اپنے پیارے مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔

چنانچہ غریب اور لطف یہ کہ بس احمدیوں کے جذبہ عقیدت کے پیش نظر باوجود سخت گرمی اور سفر کی تکالیف کے اس مقدس خاندان کے افراد نے اپنے خادموں سے ملنے کے لئے سفر اختیار کرنے کا پروگرام بنایا۔ جماعتوں میں اکثر مردوں کو کسی نہ کسی رنگ میں خاندان کے افراد سے ملنے کا موقعہ میسر آہی جاتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی مستورات سے ملاقات کا موقعہ نہیں ملتا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تحریک پر حضرت بیگم صاحبہ بھی مع اہل و عیال اس سفر کے لئے آمادہ ہو گئے۔ بظاہر ایک عام انسان تو اسے سیر و تفریح کا نام دے لے۔ اگرچہ اسلام نے سیر و تفریح کو بھی حرام قرار نہیں دیا۔ مگر اس خادم کو شروع سے اس مقدس خاندان کے قرب میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ اور الحمدللہ کہ اب تک تقسیم کے بعد سوائے ایک سفر کے حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کے خاندان نے جتنے سفر اختیار کئے ہیں خاکسار کو ساتھ رہ کر خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور میں تیاری سے لے کر واپسی تک ایک ایک منٹ کا گواہ ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سارے خاندان کی تربیت ہی ایسے رنگ میں کی ہے کہ اصل مقصد سیر و تفریح نہیں ہوتا۔ بلکہ اُن محبت ذرّہ پر

رکھنے والے احمدیوں کی ملاقات ہوتا ہے۔ جو کسی وجہ سے قادیان نہ جا سکیں۔ سیر و تفریح بڑے بڑے تاریخی مقامات اور شہروں کی ہوتی ہے۔ مگر گذشتہ اور موجودہ سفر میں ایسے ایسے مقامات پر جانا پڑتا ہے کہ جو بعض اوقات نہایت تکلیف دہ سفر بن جاتا ہے۔ اپنی عادت کے مطابق میں نے یہ بھی عرض کر دیا کہ حضرت وہاں بچوں کو لے جانے میں تکلیف ہوگی آپ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ ہی فرماتے کیا ہوا کم از کم وہاں کی مستورات تو خاندان حضرت مسیح موعود کی مستورات سے مل لیں گی۔

دوسری طرف حضرت بیگم صاحبہ کا نمونہ ایسا قابل رشک ہے کہ ایمان میں تقویت کا باعث بن جاتا ہے۔ مجھے ابھی تک جنوبی ہند کے سفر کا ایک واقعہ نہیں بھولتا ایک مقام پر ایک احمدی بہت ہی غریب تھا۔ اور چھ سات افراد خاندان کے لئے صرف ایک ہی کمرہ تھا۔ مگر وہ مصر تھا کہ حضرت بیگم صاحبہ ضرور گھر آویں۔ میں نے کافی ٹال مٹول کیا مگر حضرت میاں صاحب کو علم ہونے پر آپ جانے پر آمادہ ہو گئے اُس احمدی نے اپنی محبت اور اخلاص کے پیش نظر گڑ کی چائے پیش کر دی۔ مگر قربان جاؤں اس مقدس خاندان پر کہ آپ نے کسی قسم کا اظہار کئے بغیر لے لی۔ مگر مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد کتنے دن تک حضرت

بیگم صاحبہ کی طبیعت خراب رہی۔ یہ واقعہ میں نے اس لئے بیان کیا ہے کہ خدا شاہد ہے کہ جب کبھی بھی باہر سفر کے لئے یہ مقدس خاندان نکلا ہے ان کا نقطہ نظر اور اصل مقصد اپنے خادموں سے ملاقات اور خدمت دین ہی رہا ہے۔ ہاں اگر اس دوران میں کوئی تاریخی مقام بھی قریب ہو تو دیکھنا خلاف شریعت نہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "انما الاعمال بالنیات"۔

چنانچہ موجودہ سفر کی تیاری گذشتہ ایک ماہ سے ہو رہی تھی۔ مگر حالات کی تبدیلی کے باعث یہ پروگرام بار بار بدلتا رہا۔ اب بھی پروگرام کی Departure کے وقت میں لقمہ دیتا ہی رہا کہ گرمیاں ہیں چھوٹے چھوٹے مقامات نہ رکھیں بچوں کو تکلیف ہوگی مگر پھر بھی یہی فرماتے رہے کہ کیا ہوا۔ اگر بی بی کو کچھ وقت تکلیف اُٹھانا پڑے گی مگر احمدی بہنوں سے تو ملاقات ہو جائے گی چنانچہ مورخہ ۲؍۴؍۶۶ ٹھیک ایک بجے دوپہر یہ مقدس قافلہ قادیان سے روانہ ہوا۔ مسجد مبارک کے قریب محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے دعا فرمائی۔ اور درویشان قادیان جن کے چہرے اس عارضی جدائی کے وقت بھی اداس تھے اپنے محبوب ابن محبوب ابن محبوب کو الوداع کرنے کے لئے بس Stand تک ہمراہ آئے۔ میں ایسے موقعہ پر ہمیشہ حیران ہوتا ہوں کہ پیغامیوں کو مامور زمانہ کے خاندان کی مخالفت کر کے کیا ملا۔ اس زمانہ کی سب سے بڑی نعمت سب سے بڑا فضل جو اللہ تعالیٰ نے امت پر کیا تھا وہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ دنیا سے آقا و خادم کی حقیقی محبت کا تعلق ختم ہو گیا تھا۔ مذہبی اور سیاسی آقاؤں کے ظاہری

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دبدبے اور رُعب اور خادموں کی جھوٹی چاپلوسی کے سوا نہ اور کچھ باقی نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر اس اسلامی رشتے کو ایسے رنگ میں جوڑ دیا کہ دُنیا حیران ہے اور پھر اس مقدس خاندان کے ہر فرد نے اپنے محبوب کے اسوہ حسنہ کو ایسے رنگ میں اپنایا کہ خادم خواہ دنیوی لحاظ سے کتنا ہی بڑا مقام حاصل کر لے مگر وہ قربان ہونے کے لئے بے چین رہتا ہے۔ میرے سامنے اب بھی مسجد مبارک میں مجلس عرفان میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خاموش سرجھکائے بیٹھے کا نظارہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر کبھی دوران گفتگو چوہدری صاحب کو مخاطب فرمایا۔ تو چوہدری صاحب اس رنگ میں چونکتے تھے جیسے کسی شاہانہ دربار سے آواز آنے پر دربان چونک اُٹھتا ہے۔ کیا یہ جذبہ یونہی پیدا ہو گیا تھا۔ نہیں نہیں اصل میں یہ اُسی مقدس اُسوہ حسنہ کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے جس کو دیکھ کر ہر احمدی دل و جان سے اس مقدس خاندان کے ہر فرد پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

چنانچہ بس ٹھیک ½ ۸ بجے قادیان سے روانہ ہوئی۔ اور تین بجے امرتسر پہنچ گئی۔ برادرم چوہدری عبدالقدیر صاحب امرتسر تک ہمارے ہمراہ ہی آئے۔ اور ٹکٹوں اور سامان کے انتظام کے لئے بلدرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی۔ برادرم چوہدری محمود احمد صاحب ... معاون ناظر امور عامہ صبح سے ہی امرتسر آئے ہوئے تھے۔ حضرت میاں صاحب بمعہ اہل و عیال اپنے ایک غیر مسلم ڈاکٹر دوست کے ہاں تشریف لے گئے۔ اور ہم نے اس عرصہ میں دوسرے انتظامات مکمل کئے۔ باوجودیکہ ان بھائیوں کا واپس جانے کو دل نہیں چاہتا تھا مگر حضرت میاں صاحب نے اپنے خادموں کی تکلیف کے پیش نظر چھ بجے کی گاڑی پر واپس قادیان بھجوا دیا۔ تاہم رات کی صعوبت سے بچے رہیں۔ برادرم چوہدری فیض احمد صاحب کی کیفیت ایسے وقت میں عجیب ہوتی ہے۔ اور مجھے ہمیشہ بڑے رشک سے غصہ کی حالت میں جدا کرتے ہیں۔ مجھے کبھی دعا کا موقع ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس ذمہ داری کو کماحقہ سنبھالنے کا موقع عطا فرمائے۔ ... کا قرب اگرچہ خدا تعالیٰ ... فضل ہوتا ہے۔ مگر مقام

خوف بھی۔ خدمت میں کوتاہی اور حفظ مراتب کو نظر انداز کرنے سے انسان زندیق بھی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔

تقسیم کے بعد امرتسر سے لے کر بریلی تک یہ بدقسمت علاقہ احمدیوں سے خالی ہے ورنہ گذشتہ سفروں میں اگر یہ سفر بھی جاتا تھا تو حضرت میاں صاحب ہر Station پر جہاں احمدیوں کے آنے کا امکان ہوتا تھا باہر آ جاتے تھے۔ بریلی پہنچتے ہی Station پر احمدی بچے اور مستورات اور دوسرے دوست حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ محترم مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے اہل و عیال آجکل بریلی اپنے میکے آئے ہوئے ہیں وہ سارا خاندان مکرم قریشی محمد یونس صاحب اور اُن کے دوسرے عزیز اپنے پیارے آقا کے لخت جگر کو ملنے آئے ہوئے تھے۔ یہی کیفیت شاہجہانپور میں تھی۔ قریشی محمد عقیل صاحب و محمد صادق صاحب و ڈاکٹر محمد عابد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور سارا خاندان تشریف لائے ہوئے تھے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ گاڑی ۱۱ بجے ٹھیک لکھنؤ پہنچی جہاں برادرم سیٹھ بشیر احمد صاحب برادر نسبتی چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے نائب ناظر بیت المال آئے ہوئے تھے۔ ۷ بجے شام گاڑی بنارس پہنچی اور بنارس میں عبدالستار صاحب اور ان کے خاندان کے افراد مع اہل و عیال اسٹیشن پر تشریف فرما تھے۔ بریلی سے لے کر بنارس تک ہر احمدی مرد و زن کی یہ درخواست تھی کہ حضرت واپسی پر قیام کی درخواست قبول فرماویں۔

رات پونے گیارہ بجے گاڑی آرا (ARRAH) پہنچی۔ اسٹیشن پر مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ و آپ کے بھائی تسنیم احمد صاحب بمعہ اہل و عیال تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ سید فضل احمد صاحب S.P.G. اس مقدس خاندان کے استقبال کے لئے اسی دن آرا پہنچ چکی تھیں۔ اس سفر کا سب سے پہلا قیام اس مقام پر ہے۔ ہمارا قیام اس وقت مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کی ایک وسیع اور خوبصورت کوٹھی میں ہے۔ موسم کی یکدم تبدیلی اور گرمی کی شدت کے باوجود میزبان کی عقیدت اور جذبہ محبت کی بدولت کسی قسم کا احساس نہیں ہوا۔ پیشتر ازیں کہ میں مزید سفر کے حالات قلمبند کروں اس خاندان کا تعارف کروانا مناسب سمجھتا ہوں۔ تا ... بھارت میں ہمارے احمدی بھائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ واقفیت حاصل ہو جائے۔ اور باہمی تعلقات قائم کرنے میں آسانی رہے۔ ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ایم بی بی

ایس کے والد مرحوم ڈاکٹر ایس رشید الدین صاحب اگرچہ خود احمدی تو نہیں تھے۔ مگر اس خاندان کو احمدیت ڈاکٹر صاحب موصوف کی اہلیہ محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ کے ذریعہ نصیب ہوئی۔ محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ محترم سید ارادت حسین صاحب مرحوم اور بیوی کی صاحبزادی اور صحابیہ ہیں۔ محترم سید ارادت حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں کام کیا۔ آپ ہمارے سابقہ پراونشل امیر بہار سید وزارت حسین صاحب ... کے بڑے بھائی تھے۔ محترمہ میمونہ خاتون صاحبہ کے آٹھ لڑکے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بقید حیات ہیں سب سے بڑے لڑکے پروفیسر شکیل احمد صاحب گیا کالج گیا میں رہتے ہیں۔ خاکسار اور برادر یوسف صاحب آپ کے صاحبزادہ امتیاز احمد صاحب کے کمرہ میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عزیز امتیاز اس وقت بی۔ اے آنرز فائینل کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں اور باوجود امتحان کے قرب کے بھاری بڑی محبت اور دلجوئی کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دو لڑکے ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا ایک لڑکا پاکستان میں انجنیئر ہے۔ اور پانچویں لڑکے ڈاکٹر شمیم صاحب اور آپ کے چھوٹے بھائی تسنیم صاحب دونوں آرا میں رہتے ہیں۔ دو لڑکے مکرم شہاب احمد صاحب۔ اور شاہد احمد صاحب دونوں انگلینڈ میں تعلیم کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔ گویا اس خاندان میں احمدیت خدا کے فضل سے اور دین کے سرچشمہ سے پھوٹی ہے الحمد للہ۔ نیز ڈاکٹر شمیم صاحب و مکرم سید فضل احمد صاحب S.P.G. و مکرم پروفیسر اختر احمد صاحب اور بیوی تینوں ہمزلف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان کے باہمی تعلقات بھی ہر لحاظ سے اچھے ہیں۔

بہار کا دور دراز کا علاقہ۔ تہذیب میں نمایاں فرق۔ عادات اور لباس میں زمین و آسمان کا بُعد۔ مگر احمدیت کے رشتہ نے ان تمام تہذیبوں کو ایک ہی روحانی ماحول میں تبدیل کر کے ایسا جوڑ دیا ہے کہ یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ہم کسی اپنے ہی عزیز بہت ہی بڑے قریبی رشتہ دار کے ہاں آئے ہیں۔ گھر کا ہر فرد ایک خوشی محسوس کر رہا ہے۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا اُن

کے گھر میں مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا جگر گوشہ اور خلیفہ وقت کا پیارا اور چھوٹا بھائی آیا ہوا ہے احمدیوں کے لئے اس سے زیادہ خوشی کا اور کیا موقعہ ہوگا۔ اہلِ پاکستان تو خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس نعمت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ اور آج احمدیت کے مخالف بھی اقرار کر رہے ہیں کہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ نے قوم کو اپنی اولاد کے رنگ میں ایک ایسا سرمایہ دیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت بھی اب اس جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قوم اور جماعت کی اپنے امام سے یہ تڑپ اور والہانہ عشق کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے امام کے جگر گوشہ کے ہاتھ میں ہی جماعت کی باگ ڈور دی ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ اہلِ پاکستان تو خوش نصیب ہیں! مگر بھارت کے احمدیوں کو بھی اس سعادت پر فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیارِ مسیح اور تخت گاہِ رسول کی برکت سے اس مقدس خاندان کے ایک فرد کو بھارت کے لئے آدم کے قائمقام بنا کر رکھا ہے چنانچہ ہر احمدی خواہ اُس نے قادیان کی بھی زیارت نہ کی ہو۔ اپنے مقدس محبوب علیہ السلام کی مقدس ذریت کو اپنے گھر۔ اپنے شہر اور علاقہ میں پا کر پھولا نہیں سماتا۔ اور یہی کیفیت ہمارے آرا کے ان میزبانوں کی ہے جن کے گھر میں ہمارا قیام ہے۔ ابھی ابھی کھانے سے فارغ ہوئے تھے کہ سید فضل احمد صاحب کا بڑا لڑکا عزیزم نعیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بھی آ پہنچا۔ سید صاحب نے اپنے سارے بچوں کو اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ خدمت کے لئے پہلے ہی بھجوا دیا ہے۔ اس لئے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مقدس خاتون اکیلے ہی سفر کیوں کریں۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب نے سید صاحب کا ایک خط مجھے دیا جس میں بڑی عقیدت بڑی ہی محبت اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس خدمت کی درخواست کی گئی ہے کہ بہار کے سارے دورہ میں ان کی اہلیہ محترمہ بیگم صاحبہ کے ہمراہ خدمت کا موقعہ حاصل کریں گی۔ اللہ۔ اللہ۔ نامعلوم دنیا صداقت احمدیت کے لئے مزید کیا نشانات دیکھنا چاہتی ہے۔ سید فضل احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دنیاوی لحاظ سے ہر رنگ میں نوازا ہے مگر ان تمام ترقیوں کے باوجود وہ اپنی اور اپنے خاندان کی سعادت اسی میں سمجھتے ہیں کہ اس مقدس خاندان کی خدمت جتنی بھی ہو سکے کم ہے۔ آج رات آرا میں جلسہ سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہو رہا ہے جس

خطبہ جمعہ

اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرو اور اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہو

یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے

اگر مسلمانوں میں ابراہیمی روح پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۱۹ر جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن۔ یوں تو اس عید پر مسلمانوں میں سے صاحب توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں۔ سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر میں نے دیکھا ہے بڑی کثرت کے ساتھ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید عید الاضحیہ اسی طرح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی سنت رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنت رسول پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپ کی امت کو خدا تعالےٰ اس قدر بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی پس

یہ عید بڑی شاندار عید

ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس موقعہ پہ لوگ بکروں اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم فرماتا ہے:-

لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوىٰ منكم (حج ع ۵)

اللہ تعالےٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پیش کرے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے۔ چنانچہ دیکھو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ آئے تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن انکی قربانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا۔ اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں اگر فی الواقعہ آج بھی مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائیں اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ اگر سب مسلمانوں کے اندر بھی

ابراہیمی روح

پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

عید الاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کر لیں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنا قبول کر لیں تو یقیناً دنیا پر غالب آ سکتے ہیں لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا اسی طرح مسلمان یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے تو ان کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہو گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خدا تعالےٰ نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی اور کہا کہ اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں میں نے خدا تعالےٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔

اسی طرح اگر یہ روح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری جدوجہد کتنی وسیع ہو سکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی بھیج دیتے ہیں لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا۔ ہاں اگر بجٹ بڑھ جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے کہا اس میں

دونوں کا قصور ہے

تحریک جدید کا بھی قصور ہے اور مبلغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا۔ اور مبلغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا۔ اگر وہ فی الواقع ابراہیم بن جائیں تو پچاس سال تک بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ اتنے عرصہ میں اسلام دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ اور پھر ان کی جگہ اور مبلغ بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ گویا اتنے لمبے عرصہ میں تحریک جدید پر صرف چند مبلغین کے آنے جانے کا خرچ پڑے گا۔ پس یہ قصور دونوں کا ہے۔ مبلغین ابراہیم نہیں ہیں اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑے گا۔ اسے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اگر وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح انہیں خدا تعالےٰ کے لئے ذبح کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہے گا اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دے گا۔ تم دیکھ لو حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا انہیں کھانا خدا تعالےٰ نے ہی مہیا کیا تھا ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں۔ اور وہ ساری عمر کے لئے چھوڑ گئے تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اس نے پانی کا چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہیں اجازت دیدی گئی۔ اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے پس اگر مبلغین ابراہیم بننا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے اپنے بیوی بچوں سے بھی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ والا سلوک کرنا چاہیئے۔ اب تو یہ حالت ہے

کرو۔ کہتے تو اپنے آپ کو ابراہیمی ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کے لئے خرچ مقرر کیا جانا چاہیئے حالانکہ حضرت ابراہیمؑ نے جب حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جنگل میں چھوڑا تھا تو انہیں صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی دی تھی۔ اگر تحریک جدید بھی اپنے مبلغ کو اتنا ہی خرچ دے تو میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے لوگ تحریک جدید کے پاس آئیں اور اسے کہیں کہ تم پاگل ہو گئے ہو کہ ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشکیزہ پانی کا مبلغ کو دے کر بھیجا اور یہ سمجھ لیتے ہو کہ اب عمر بھر کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ایسی صورت میں ان کا جواب یہی ہو گا کہ تم ابراہیم نہیں ہو۔ اگر تم ابراہیم ہو گئے تو تمہارے بیوی بچوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہو گا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیوی بچوں کے ساتھ ہوا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ایک مبلغ کے بیوی بچے جُدا رہیں گے تو وہ اس طرح قربانی کرے گا کہ جماعت کی تعداد بڑھے گی اور زیادہ سے زیادہ چندے آئیں گے لیکن اگر وہ بے کار بیٹھا رہے گا اور دس سال کے بعد یہ رپورٹ بھیجے گا کہ دو احمدی ہوئے ہیں اور ڈیڑھ روپیہ چندہ ہے اور ساتھ ہی کہے کہ میرے بیوی بچوں کو بھیج دیا جائے اور اس پر سینکڑوں روپیہ خرچ آئے تو کام کیسے ہو گا۔ پس ہمارے مبلغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہیئے اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ میں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے لیکن جب آپ نے کہا میں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالیٰ نے عرش سے کہا

یا نار کونی برداً

وسلاماً علیٰ ابراہیم (الانبیاء ع ۵) اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیمؑ کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے لئے جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح کے مومن بن جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے

بھی اپنے نشانات نازل کرے گا اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے گا۔ پس تم عید الاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے یجد فی الارض مراغماً کثیرۃً وسعۃً (نساء ع ۱۴) وہ دنیا میں بڑی کشائش اور رزق کے سامان پاتا ہے۔ تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے۔ تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ

شہر بسانے کی توفیق

دی کہ جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائلپور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکہ میں ہر قسم کا رزق لائے گا۔ اور رزق لانے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آ گیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا اور اس میں سے وسواں حصہ حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیل کو دے دیتا اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنا لیا لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے۔ اس لئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد میں ترقی کر کے کراچی اور بیرونی ممالک سے تجارت کے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہو گا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤ گے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہ رضی کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی اور تمہارے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے چیں بہ جبیں نہیں ماری بلکہ فرمایا کہ آپؑ

خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

کریں میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں پھر جب آپ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ

آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپؑ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے حضرت ہاجرہؓ کے لئے آپؑ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہو گیا اور انہوں نے فرمایا

اِذاً لَا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس واپس آ گئیں اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ پیچھے مڑ کر دیکھتے لیکن حضرت ہاجرہ نے لوٹ کر نہیں دیکھا بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف

سے دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کر لو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کر رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دے گا اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آ جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برساتا ہے تو اس سے راوی چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا اور گندگی بہا لے جائے گا۔ پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ (الفضل ۱۴/۴/۶۶)

قادیان میں عید الاضحیہ کی قربانیاں

بعض احباب نے مجھے رقوم قربانیاں بھجوائیں یا قربانی کروانے کے متعلق لکھا ہے۔ اُن مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے قربانیاں بموقعہ عید الاضحیہ کرا دی گئی ہیں خدا تعالیٰ قبول فرماوے۔ اور دینی و دنیوی برکتوں سے اُن کو نوازے۔

احباب مندرجہ ذیل فہرست ملاحظہ فرما کر اگر کسی دوست کا نام رہ گیا ہو۔ تو فوراً مطلع فرما دیں کہ انہوں نے رقم بھیجی تھی تو کس کے نام کیونکہ غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے۔ فقط والسلام

عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

فہرست قربانیاں کرنے والے احباب کی

۱۔ مکرم میاں برخوردار صاحب والد محترم سیٹھ محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ایک قربانی
۲۔ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ محترمہ سیٹھ میاں محمد حسین صاحب ایک قربانی
۳۔ محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترمہ سیٹھ محمد حسین صاحب۔ ایک قربانی
۴۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ مرحوم والدین کے نام پر ۲ قربانی
۵۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ مرحوم خاندان کے تین افراد مکرم شریف احمد صاحب منیر احمد صاحب نصیر احمد صاحب پسران مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کی طرف سے ۳ عدد
۶۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی کلکتہ ۴ ”
۷۔ مکرمہ ہدایت بیگم صاحبہ معجیہ سوکیہ ماریشس ۲ ”
۸۔ ” خورشید بیگم صاحبہ بھقولی — ۱ ”
۹۔ مکرم میجر سلطان احمد صاحب لندن۔ ۱ عدد
۱۰۔ ” سید داؤد احمد صاحب مظفر پور۔ ۲ ”
۱۱۔ ” احمد اللہ صاحب ٹیچر شوپیاں۔ ۱ ”
۱۲۔ ” شہاب احمد صاحب لندن ۔ ۱ ”
۱۳۔ ” عبد الجلیل صاحب شیموگہ ۔ ۱ ”
۱۴۔ ” فقیر محمد صاحب پٹنہ — ۱ ”
۱۵ مکرمہ والدہ صاحبہ شمیم احمد صاحب بہار۔ ۱ ”
۱۶۔ مکرم سید اختر احمد صاحب پٹنہ بہار۔ ۱ ”
۱۷۔ ” فیاض الدین صاحب سلطان پور۔ ۱ ”
۱۸۔ ” غلام رسول صاحب چیمہ ۔ ۱ ”
۱۹۔ ” سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر ۔ ۱ ”
۲۰۔ ” نذیر احمد صاحب ڈار ۔ ۱ ”
۲۱۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ٹیچر دلاور رگ ۱۰ ”
۲۲۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب بیت معرفت محمد شریف صاحب کویت ۔ ۱ ”
۲۳۔ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی ” ” ۱ ”
۲۴۔ ” مختار احمد صاحب ایاز کمیلا (یوگنڈا) ۱ ”
۲۵۔ ” برکات احمد صاحب راجیکی ۔ ۱ ”

تحریک فضل عمر رضؓ فاؤنڈیشن فنڈ

میں

حصّہ لینے والے دوستوں کی دوسری فہرست

پیشتر ازیں حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی ایک فہرست اخبار بدر مورخہ ۳۱ مارچ میں شائع کروائی جاچکی ہے اس کے بعد اب تک نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں ۔ احباب کی طرف سے وعدوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں انکے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اس کا بہترین اجر بخشے ۔ آمین ۔

اس تحریک میں وعدوں اور وصولی کی مجموعی فہرست اپریل کے آخری ہفتہ میں تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لغرض ملاحظہ و دعا بھجوائی جا رہی ہے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ عجلد از جلد اس تحریک میں حصہ لے کر اس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں ۔

ناظر بیت المال قادیان

۱ - مکرم محترم سید فضل احمد صاحب ایس ۔ ڈی پٹنہ -/۱۰۰۰

۲ - مکرم محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی پٹنہ -/۱۵۰

۳ - مکرم محترم ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ -/۲۷۵

۴ - ؍؍ حاجی بشیر احمد صاحب بجو پوری -/۱۰

۵ - ؍؍ بابو محمد یوسف صاحب مع خاندان جموں -/۶۰

۶ - ؍؍ چوہدری غلام رسول صاحب گگنائی جموں -/۶۰

۷ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ معہ فرزند فاروق جموں -/۶

۸ - مکرم مستری احمد دین صاحب جموں -/۲

۹ - ؍؍ غلام محمد صاحب بانڈی پورہ -/۱۰

۱۰ - ؍؍ صدیق امیر علی صاحب یوگرال (۵۰ روپے نقد ادا کر دیئے)

۱۱ - مکرمہ اہلیہ صاحبہ صدیق امیر علی صاحب (۵۰ روپے نقد ادا کر دیئے)

۱۲ - مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفر پور -/۱۰۰۰

۱۳ - ؍؍ غلام مصطفےٰ صاحب ؍؍ -/۵۰

۱۴ - ؍؍ بشیر عالم صاحب خانپور ملکی -/۱۵۰

۱۵ - ؍؍ حبیب اللہ صاحب شملہ (۲۱ روپے نقد ادا کر دیئے)

۱۶ - ؍؍ غلام رسول صاحب شملہ (۲۶ روپے ادا کر دیئے)

۱۷ - ؍؍ یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ -/۱۵۱

۱۸ ؍؍ ایم کنہا مو صاحب ٹیلی چری -/۳۰

۱۹ - ؍؍ وی محمد صاحب ؍؍ -/۱۰۰

۲۰ - ؍؍ اے ۔ جی ۔ ایم عثمان کٹی صاحب ٹیلی چری -/۱۰۰

۲۱ - ؍؍ وی حمزہ علی صاحب ؍؍ -/۶

۲۲ - ؍؍ پی ۔ اے عبد الرحمٰن صاحب ٹیلی چری -/۹

۲۳ - عزیزم شیخ محمد سلطان مبارک صاحب ولد مولوی غلام نبی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کشمیر -/۱۰

۲۴ - مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی معہ اہل و عیال قادیان -/۱۰۰

۲۵ - ؍؍ مولوی عبد الحق صاحب فضل ؍؍ معہ اہل و عیال قادیان -/۱۰۲

۲۶ - ؍؍ مولوی عبد السلام صاحب مبلغ -/۳۰

۲۷ منجانب ہمشیرہ مرحومہ جمیلہ صاحبہ -/۱۰

۲۸ - مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان -/۱۵۰

۲۹ - ؍؍ انوار الحسن منجانب حضرت مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم قادیان -/۲۰

۳۰ - ؍؍ مولوی بشیر احمد صاحب خادم ؍؍ -/۵۰

۳۱ ؍؍ چوہدری غلام ربانی صاحب ؍؍ -/۵۰

۳۲ ؍؍ چوہدری بدر الدین صاحب عامل معہ بچگان قادیان -/۱۰۰

۳۳ - ؍؍ چوہدری محمد احمد صاحب ؍؍ -/۱۱۰

۳۴ - ؍؍ مولوی محمد کریم الدین صاحب ؍؍ -/۱۰۰

۳۵ - ؍؍ افتخار احمد صاحب اشرف ؍؍ -/۱۵۰

۳۶ - ؍؍ فتح محمد صاحب آتم ؍؍ -/۱۰۰

۳۷ ؍؍ مولوی محمد صادق صاحب ناقد ؍؍ -/۴۰

۳۸ ؍؍ بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت ؍؍ -/۱۵

۳۹ ؍؍ مولوی عبد القادر صاحب دانش ؍؍ -/۱۵

۴۰ - ؍؍ محمد عبد اللہ صاحب جیوت ؍؍ -/۱۰۰

۴۱ ؍؍ گیانی عبد اللطیف صاحب ؍؍ -/۴۵

۴۲ ؍؍ محمود احمد صاحب عارف ؍؍ -/۱۰۰

۴۳ - ؍؍ مولوی برکت علی صاحب معہ اہلیہ و بچگان ؍؍ -/۱۸۰

۴۴ ؍؍ چوہدری عبد السلام صاحب ؍؍ -/۱۰۲

۴۵ ؍؍ منظور احمد صاحب ناصر آبادی ؍؍ -/۱۵۱

۴۶ - ؍؍ چوہدری سکندر خان صاحب ؍؍ -/۷۵

۴۷ ؍؍ چوہدری غلام نبی صاحب ؍؍ -/۵۰

۴۸ - محمد سلیمان صاحب دہلوی ؍؍ -/۱۰

۴۹ ؍؍ سید بدر الدین صاحب ؍؍ -/۱

۵۰ - مکرم مستری محمد حسین صاحب قادیان -/۱۵۰

۵۱ ؍؍ چوہدری محمود احمد صاحب مبشر ؍؍ -/۱۰

۵۲ ؍؍ مرزا محمد زمان صاحب ؍؍ -/۶۰

۵۳ - ؍؍ بابا اللہ دتا صاحب ؍؍ -/۲۰

۵۴ - ؍؍ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ؍؍ -/۶۰

۵۵ - ؍؍ محمد احمد صاحب نسیم ؍؍ -/۴۰

۵۶ ؍؍ نور محمد صاحب پونچھی ؍؍ -/۶۰

۵۷ ؍؍ مرزا عبد اللطیف صاحب ؍؍ -/۷۵

۵۸ ؍؍ صوفی علی محمد صاحب ؍؍ -/۶۰

۵۹ ؍؍ چوہدری سعید احمد صاحب معہ اہل و عیال ؍؍ -/۱۹

۶۰ ؍؍ مولوی جلال الدین صاحب قمر ؍؍ -/۵۸

۶۱ منجانب بھائی مرحوم زین العابدین صاحب -/۵۰

۶۲ ؍؍ چوہدری محمد طفیل صاحب قادیان -/۲۳

۶۳ - ؍؍ غلام قادر صاحب ؍؍ -/۱۰۱

۶۴ ؍؍ بشیر احمد صاحب شاد ؍؍ -/۲۵

۶۵ - مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد القدیر صاحب ؍؍ -/۳۰

۶۶ ؍؍ ؍؍ مرزا عبد اللطیف صاحب -/۷۵

۶۷ ؍؍ ؍؍ بشیر احمد صاحب شاد -/۱۵

۶۸ - مکرمہ استانی ربیعہ خانم صاحبہ اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب قادیان -/۵۰

۶۹ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ بدر الدین صاحب عامل ؍؍ -/۵۰

۷۰ - محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ بنت عبد الرحیم صاحب سندھی ؍؍ -/۵۰

۷۱ - محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب قادیان -/۲۰

۷۲ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الستار صاحب قادیان -/۲۰

۷۳ عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبد الستار قادیان -/۱۰

۷۴ - عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبد الستار صاحب -/۵

۷۵ - عزیزہ نعیمہ بیگم صاحبہ ؍؍ ؍؍ -/۵

۷۶ - محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب قادیان -/۱۵

۷۷ محترمہ ہدایت النساء صاحبہ اہلیہ خواجہ دین محمد صاحب قادیان -/۵

۷۸ - محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی عبد المجید صاحب قادیان -/۵

۷۹ اہلیہ صاحبہ ماسٹر نثار احمد صاحب -/۵

۸۰ مکرمہ اہلیہ صاحبہ عمر الدین صاحب -/۵

۸۱ منجانب ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ ؍؍ -/۵

۸۲ - مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ بنت غلام حسین صاحب قادیان -/۱۰

۸۳ مکرمہ اہلیہ محمد سلیمان صاحب دہلوی و بچگان قادیان -/۵

۸۴ مکرم بھائی الٰہ دین صاحب ؍؍ -/۳۶

۸۵ ؍؍ بشارت احمد صاحب حیدر آبادی قادیان -/۷۲

۸۶ - بشیر خاتون صاحبہ زوجہ مرزا منور احمد صاحب ؍؍ -/۲۰

۸۷ - مکرمہ والدہ بشیر النساء صاحبہ حیدر آباد قادیان -/۵

وصیت نمبر ۱۳۵۹۳ - میں سید محمود علی صاحب ولد سید میر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۰ء ساکن کرنول ڈاکخانہ خاص ضلع کرنول صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں اس وقت کمیشن کا کاروبار کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار -/۱۰۰ روپیہ آمد ہو جاتی ہے ۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد سید محمود علی موصی ۱۰/۱۱/۶۴

گواہ شد سیٹھ محمود احمد ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ آندھرا ۱۰/۱۱/۶۴

گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ آندھرا ۱۰/۱۱/۶۴ ۔

وصیت نمبر ۱۳۶۱۹ - میں مبارک احمد ولد سید احمد قوم مسلم پیشہ پروفیسر عمر تخمیناً ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ستان کولم ڈاکخانہ خاص ضلع تنا ولی صوبہ مدراس ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ۔ الف مکان ۵/۴ بمقام ستان کولم (فی الحال بطور متروکہ جائداد قرار دی گئی ہے اس کی بحالی کے لئے میں اپنی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا) جس کی قیمت تخمیناً دس سے چودہ ہزار روپیہ ہوگی ۔ اس کے ۱/۱۰ (دسواں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت پانچصد چالیس روپے ماہوار ہے ۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

العبد Mubarik Ahmad oil mills Capound Yogji Bagh Srinagar (Kashmir) گواہ شد غلام نبی احمدی ساکن شنگی پورہ سرینگر ڈسٹرکٹ کشمیر ۔ گواہ شد سید محمد شاہ سیفی احمدی ساکن قصبہ بیجبہاڑہ

۲۰ فروری کا دن ہمارے لئے ایک عظیم تاریخی حیثیت رکھتا ہے

ہمیں اپنے قدموں کو تیز کر کے منزلِ مقصود کی طرف بڑھنا ہوگا

جماعت کے نوجوان اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کریں

یوم مصلح موعود کی تقاریب پر منعقدہ کھیلوں کے پروگرام میں
محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی افتتاحی و اختتامی تقریر

افتتاحی تقریر

اسلام نے اعمال کیساتھ ہی نیت پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ اپنی نیتیں خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق رکھو گے تو تمہارے کاموں میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیگا۔ اور اگر تم اپنی نیتیں ٹھیک نہ رکھو گے اور تمہاری نیتوں میں کھوٹ اور ریا کاری کی ملونی ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ ان میں برکت نہ دے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے نیا مکان بنایا ہے اور اس میں ہوا کے لئے کھڑکی رکھی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم کھڑکی رکھتے وقت یہ نیت کر لیتے کہ اس میں سے اذان کی آواز آئے گی تو تمہیں ثواب ملتا۔ ہوا تو بہر حال کھڑکی میں سے آنی ہی تھی۔

اسلام کی تعلیم کیمطابق ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ انسانی روح کا جسم کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور روح کا جسم پر اور جسم کا روح پر لازمی طور پر اثر پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم روحانیت کے ساتھ ہی جسمانیت کو بھی ملحوظ رکھیں۔ ان دونوں کی اصلاح و ترقی کے لئے کوشش کرتے رہیں ہماری جماعت وہ جماعت ہے جس نے ساری دنیا کو حق کا پیغام پہنچانا ہے اور اتنی بڑی دنیا کو پہنچانا ہے جس کی وسعت کا کوئی انتہا نہیں۔ ہمیں انسانی عقل ان وسعتوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے پھر اس دنیا میں اہلِ مذاہب اس قدر زیادہ تعداد میں اور اتنی زیادہ طاقتور ہیں کہ ہمیں ان سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے نہ تعداد کے لحاظ سے اور نہ طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ ہم نے بہر حال اس دنیا کی قوموں اور طاقتوں سے روحانی مقابلہ کرنا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہماری نیتیں بہت پختہ اور ہمارے عزائم بہت مضبوط ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری جسمانی صحتیں بھی اچھی ہوں

پس آپ لوگوں کو اس نیت کے ساتھ ان کھیلوں میں حصہ لینا چاہیئے کہ ہم اپنی جسمانی حالتوں کو درست رکھ کر وہ روحانی کام سر انجام دینے کی طاقت اپنے اندر پیدا کر رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔

۲۰ فروری کا دن ہمارے لئے ایک عظیم تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود بنایا وہ جسمانی طور پر بظاہر بہت کمزور تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے اتنی زیادہ استعدادیں اور طاقتیں بخشی تھیں کہ وہ پیشگوئی کے مطابق جلد جلد بڑھتا چلا گیا۔ اور جس طرح ایک بڑی عمر کا انسان بچوں کو ساتھ لے کر تیز تیز چلتا ہے تو بچے پیچھے رہ جاتے ہیں (اور وہ چند قدم پر پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے اور بچوں کو ساتھ ملانے کے لئے ٹھیر جاتا ہے اسی طرح حضرت مصلح موعود اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کے ساتھ بہت تیز چلنے والے تھے۔ اتنے تیز کہ اس منزلِ روحانیت میں جماعت پیچھے رہ جاتی تھی اور آپ تھوڑی دور جا کر پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے اور جماعت کو ساتھ ملا کر پھر تیز تیز چلتے تھے۔ یہی حال آخر تک قائم رہا اور حضور آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے اور جماعت کا قدم پیچھے رہ جاتا رہا۔ چنانچہ حضور نے ایک مرتبہ خواب میں یہی نظارہ دیکھا تھا کہ میں بہت تیزی کے ساتھ چل رہا ہوں۔ اور میری قوم پیچھے رہی جا رہی ہے۔

اگر احمدیت نے ترقی کرنی ہے تو ہمیں اپنے قدموں کو تیز کر کے منزلِ مقصود کی طرف بڑھنا ہوگا اور دین کی خدمت کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہماری جسمانی حالتیں بھی اچھی ہوں۔ اسی نیت اور ارادہ کے ساتھ ہم ان کھیلوں کا انعقاد کر رہے ہیں۔ اور پھر پیشگوئی مصلح موعود پورا ہونے کی صورت میں ہم پر اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑا فضل اور احسان کیا ہے کہ اس سے اسلام اور احمدیت کو طاقت اور شوکت بخشی گئی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق ہی اس موقعہ پر خوشی سے اُچھلیں اور کودیں۔ لدھیانہ میں جب جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا تو میں اس میں موجود تھا۔ جب پیشگوئی کے الفاظ پڑھے گئے تو ایک سرخ ریش بزرگ مجمع میں سے اٹھ کر خوشی سے اُچھلنے لگے اس پر حضور نے فرمایا تھا کہ یہاں جلسہ گاہ میں نہیں بلکہ الگ پروگرام بنا کر اچھلا جائے۔

پس میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت جس نے دنیا کی آئندہ روحانی تاریخ بنانی ہے۔ اس قسم کے کھیل اس کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں تاکہ اپنی جسمانی حالتوں کو درست کر کے زیادہ قوت اور طاقت کے ساتھ دین کی خدمت کر سکیں اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کے لئے اس نے ۲۰ فروری کا دن چنا۔ اور یہ ایسا موسم ہوتا ہے۔ جب بہار کا موسم شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ اور موسم کے اندر ایک خوشگوار خنکی ہوتی ہے اور کھیلوں کے لئے یہ موسم نہایت موزوں ہے

پس میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھیلوں کے اس پروگرام کا افتتاح کرتا ہوں۔ دوست بھی خدا کا نام لے کر اسے شروع کریں۔ اس مقصد کے ساتھ کہ ہم نے دین کی بہترین خدمت کے لئے اپنے جسموں کو تیار کرنا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ان پروگراموں سے ہمارے اندر ڈسپلن پیدا ہو۔ ہماری روحوں میں جلا پیدا ہو۔ ہماری نیتیں درست اور ارادے مضبوط ہوں اور اسلام کا روحانی نظام جلد از جلد دنیا پر غالب آجائے۔ آمین۔

اختتامی تقریر

جیسا کہ ابھی احباب نے مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نمائندہ مدرسہ احمدیہ اور سیکرٹری سپورٹس کلب کی مختصر سی تقریر سُنی ہے جس میں اُنہوں نے سپورٹس کلب کی تشکیل اور اس کے بجٹ کے متعلق مختصراً روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی تو ہم انشاء اللہ اس کلب کے ذریعہ آئندہ ہر قسم کی کھیلوں یعنی فٹ بال۔ والی بال۔ باکسنگ۔ ریسلنگ۔ ویٹ لفٹنگ۔ ڈنڈ بیٹھک اور دوسری کھیلوں میں اپنے نوجوان لڑکوں کو تیار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمارے اس ارادہ اور عزم میں ہمیں کامیاب فرمائیگا۔ میں اس موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ دو افراد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک مکرم مولوی برکت علی صاحب اور دوسرے مولوی محمد کریم الدین صاحب جنہوں نے کھیلوں کے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں بہت کوشش کی۔ مولوی برکت علی صاحب گو اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ میں شامل ہیں۔ لیکن اُنہیں چونکہ اپنی فوجی ملازمت میں بھی اور پھر درویشی دور میں بھی کھیلوں میں بہت دلچسپی اور شغف رہا ہے اور کھیلوں ہی کی وجہ سے غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ ان کے وسیع تعلقات اور واقفیت ہے۔ کیونکہ یہ فٹ بال۔ والی بال اور دوسری کھیلوں میں خود اچھے کھلاڑی ہونے کے ساتھ ہی کوچنگ کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور قادیان میں مختلف تقاریب کے مواقع پر کھیلوں میں ریفری کے فرائض بھی انجام دیتے رہتے ہیں۔ وہ بار بار مجھے توجہ دلاتے رہے ہیں کہ اپنے احمدیوں میں بھی اس قسم کی کھیلوں کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ اس سال ان کے بار بار تحریک کرنے کے نتیجہ میں ہم نے کھیلوں کا یہ پروگرام مرتب کیا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کی صحتیں ٹھیک رکھنے کے لئے ہم نے صحیح سمت قدم اٹھایا ہے۔ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے علاوہ ہم نے صدر انجمن احمدیہ کے اداروں کے کارکنوں کو بھی ان پروگراموں میں شامل کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کلب آئندہ سال کے مختلف ایام میں ایسے پروگرام بناتی رہا کرے گی۔ اور ان پروگراموں میں اس امر کا خاص خیال رکھے گی کہ صحتوں کو برقرار رکھنے کے ساتھ ڈسپلن اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ بھی ہمارے نوجوانوں کے اندر پیدا ہو۔ اور یہ نوجوان آہستہ آہستہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام

جنوبی ہند کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(قسط ۲)

(مرتبہ مکرم محمد عمر صاحب مولوی فاضل رکن وفد)

رائچور یہاں پر باقاعدہ کوئی جماعت نہیں۔ تاہم ایک مخلص اور فدائی احمدیت مکرم جناب عبدالکریم صاحب نے جلسہ کا ایسا انتظام فرمایا جو کہ قابل صد ستائش ہے۔ صرف یہی ایک واحد احمدی یہاں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے اندر تبلیغی جوش و جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے اُنہوں نے اپنے مطبع کے سامنے کی وسیع جگہ جلسہ گاہ کے طور پر خوب سجائی مختلف جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹ اور بانیرز کے ذریعہ خوب مزین کی۔ بڑے بڑے پوسٹرز اور اشتہاروں کے علاوہ جیپ کار میں لاؤڈ سپیکر لگا کر جلسہ کے متعلق مشتہر کیا گیا۔

یہاں پر جلسے دو دن کے لئے مقرر کئے گئے۔ پہلا جلسہ یہاں کے ایک مشہور و معروف ایڈووکیٹ شری ایم ناگپا صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں پیشوایان مذاہب کے احترام کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کو پیش فرمایا۔

اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی زیر عنوان سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوئی۔ جس میں خاکسار نے مختلف پہلوؤں سے حضرت رسول پاک صلعم کو رحمۃ للعالمین ثابت کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے طور پر مبعوث فرمایا۔

دوسری تقریر میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کرتے ہوئے وقت کی ضرورت اور تقاضا کے پیش نظر آپ کی آمد اور آپ کی سیرت و تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بہت ہی واضح رنگ میں بتایا کہ آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دین کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ پیشوایان مذاہب کی عزت اور احترام کی تعلیمات اور ان کے خوشکن اثرات دلنشین انداز میں بیان فرمائے۔

اس کے بعد یہاں کے ایک مشہور شخص شری پانڈو رنگا راؤ نے کنڑی زبان میں تقریر کی۔ آپ نے سب سے پہلے اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کے قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج اس جماعت کی شاخیں راس کماری سے لے کر کشمیر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اور یہ اپنے مقصد میں یعنی تمام مذاہب اور اقوام کے درمیان صلح و آشتی پیدا کرنے میں حیرت انگیز طور پر کامیاب ہے۔

دوران تقریر انہوں نے بتایا کہ آسمان سے ایک ہی قسم کا پانی آتا ہے۔ اور زمین میں مختلف ندیوں، نہروں اور نالیوں کی شکل اختیار کرتا ہے اور آخر میں ایک ہی سمندر میں جا کر محو ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمام مذاہب ایک ہی خدا کی طرف سے نازل شدہ ہیں۔ اور وہ تمام مذاہب دنیا کے سامنے ایک ہی قسم کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ اور ان سب مذاہب کا مقصد ایک ہی ہے۔ آپ نے اس بات کی تصدیق میں رامائن اور بھگوت گیتا کے بعض واقعات پیش کئے۔

اس تقریر کے بعد اسلام اور قومی یکجہتی کے موضوع پر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔

آپ نے بتایا کہ ہندوستان کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ یہاں انگریز کے آنے سے قبل تمام اقوام و مذاہب شیر و شکر کی طرح زندگی بسر کیا کرتے تھے اور اتحاد و دوستی اور محبت و برادری کے ساتھ ایک لمبے زمانہ تک زندگی گذارتے رہے۔

غرض پرانے ہزار سال کی تاریخ جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے کہیں بھی اس قسم کی لڑائی و فساد اور دنگا نہیں نظر آئے گا جو اس زمانہ میں نظر آتا ہے لیکن تاریخ نے کروٹ لی۔ ایک اجنبی قوم تاجر کی حیثیت سے یہاں آئی اور اپنے پاؤں جمانے لگی اور اس وقت مسلمانوں اور ہندوؤں نے متحد ہو کر ۱۸۵۷ء میں انقلاب برپا کیا اور اس وقت اس قوم (انگریز) نے اس حالت کو دیکھا تو اپنے قدم جمانے کے لئے ان ہر دو قوموں کے درمیان منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی جس میں وہ بہت حد تک کامیاب ہو گئے۔ سنر ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن نے ایک نئی تاریخ مرتب کی جو ہندو مسلم کے درمیان منافرت پیدا کرنے کے لئے مرتب کی تھی۔

اس کے نتیجہ میں ہمارے خیالات میں انقلاب پیدا ہو گئے اور آپس میں نفرت و تعصب بڑھنے لگے حتیٰ کہ خونریز فسادات برپا کرنے لگ گئے۔

ایسی صورت میں ایک صلح و آشتی اور امن کا پیغامبر حضرت احمد علیہ السلام کی آمد اور آپ کی تعلیم اور ان ہر دو قوموں کے درمیان صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش اور پیشوایان مذاہب کے احترام کے لئے آپ کی جماعت کی مساعی جمیلہ ان امور میں فاضل مقرر نے سیر کن بحث کی۔

اس کے بعد شری ناگپا صاحب صدر نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ کہ کسی مذہب میں اس بات کی تعلیم نہیں پائی جاتی کہ وہ آپس میں منافرت پیدا کریں اور اس طرح دنگا فساد کی بنیاد ڈالیں لیکن مذاہب کے لیڈر اپنی مطلب براری کے لئے اس قسم کے ڈھونگ رچاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے مذاہب کی صحیح تعلیم پیش نہیں کرتے ہیں۔ اور اپنے مذہب کو بھول کر دوسرے مذاہب پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔

آپ نے دنیا میں امن و آشتی اور آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیگر اہل مذاہب بھی اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں اور تعلیمات پیش کرنے کے لئے مساعی جاری رکھیں تو ایک خوشگوار اور محبت بھری فضا پیدا کر سکتے ہیں۔ میں جماعت احمدیہ کا شکر گذار اور ممنون ہوں کہ وہ اس کام کو بحسن و خوبی آگے لے جانے میں پیش پیش ہے اور اس میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی ہے۔

صدارتی تقریر کے بعد ہمارا یہ جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ½ ۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔

جماعت احمدیہ رائچور کا دوسرا جلسہ عام مورخہ ۲۲/اپریل بروز منگل زیر صدارت ڈاکٹر سنگھیشور سروار چیئرمین مجلس بلدیہ رائچور منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم خوانی کے بعد کارروائی کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے بعنوان پیغام احمدیت ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ اس پر آشوب زمانہ میں خدا تعالیٰ سے آسمانی پیغام لے کر ایک شخص آیا جس نے اپنی آمد کی غرض یہ بیان فرمائی کہ "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" کہ دین کو زندہ کروں اور شریعت کو از سر نو دوبارہ قائم کروں۔ آپ نے اپنے پیغام میں تمام دنیا کو دعوت دی کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

یہ پیغام انسانی قلوب میں محبت و اخوت پیدا کرنے والا اور معاشرے میں امن و صلح کی فضا قائم کرنے والا پیغام ہے۔ فرمایا کہ ؎

ہیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بعض دلائل بیان فرمائے۔

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر ہوئی آپ نے سورۃ العصر کی تلاوت اور اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں نیکی اور سعادت مندی رکھی ہے لیکن اس پر زمانہ اور ماحول کا اثر پڑتا ہے اور اس طرح اس کا قدم ہمیشہ گھاٹے اور خسارہ کی طرف اُٹھتا رہتا ہے۔

اسی طرح آخری زمانہ میں رونما ہونے والی برائیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بھیانک گمراہی کے تعلق سے سابقہ مقدس کتب میں جو پیشگوئیاں ہیں اُن کو پڑھ کر تشریح فرمائی اور اسی سلسلہ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیش خبریوں کو بیان کرتے ہوئے اس کی وضاحت بیان فرمائی اور بتایا کہ یہ تمام باتیں اس زمانہ میں پوری ہو گئی ہیں

آپ نے اپنی تقریر کے دوران مختلف سابقہ کتب میں اس پر آشوب زمانہ میں آنے والے ایک موعود اقوام عالم کے متعلق بشارت کو سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس پر لوگوں کے ردعمل کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس سلسلہ میں

آپ پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے وفات مسیح ناصری اور نزول مسیح ناصری کی حقیقت بیان فرمائی۔ اسی طرح بعض اختلافی مسائل پر نہایت سلجھے ہوئے اور مسلمانہ رنگ میں روشنی ڈالی۔

اس کے بعد رائچور کے ایک مشہور مقرر شری پانڈو۔ رنگا راؤ نے نہایت پرلطف رنگ میں ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے دھرم کی تعریف و تشریح کرتے ہوئے موجودہ زمانہ میں دھرم کی افسوسناک حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ آج تمام مذاہب اپنی اصلیت اور اصل تعلیم سے کوسوں دور نکل چکے ہیں آپ نے دھرم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ اور آپ نے اپنی تقریر اس بات پر ختم کی کہ آپس میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرنے کے لئے تاشقند سپرٹ اپنائیں۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم جس دور سے گذر رہے ہیں وہ تاریخ کا ایک نیا موڑ ہے۔ نئی ایجادات و جدید انکشافات ہمارے سامنے آ گئے ہیں۔ یہ سائنس اور علم و عقل کی ترقی کا کرشمہ سمجھو کہ اگر دو تین صدیاں قبل مرے ہوئے لوگ دنیا میں دوبارہ زندہ ہو کر آ جائیں تو وہ سخت حیران و ششدر ہو کر رہ جائیں

غرض دنیا کی یہ ترقی مذاہب کے لئے ایک چیلنج ہے کہ دیکھو ہم نے اتنی ترقی اور طاقت حاصل کی ہے۔ اب تم اپنی ترقی اور طاقت کا کرشمہ دکھاؤ۔ آپ نے ان ایجادات کو اسلام کی صداقت کا ایک زبردست اور زندہ نشان ثابت کرتے ہوئے یاجوج و ماجوج کا ظہور اس کے کارنامے اور انجام۔ زمین کی تسخیر کے بعد آسمان پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے سعی۔ راکٹ سازی اور یاجوج ماجوج کا انجام وغیرہ نہایت مسلمانہ رنگ میں بیان فرمایا۔ اور آپ نے بتایا کہ موجودہ دنیا کے اس چیلنج کو صرف اسلام ہی قبول کر سکتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اپنی تجلی مختلف، جہاں پیشوں کے ذریعہ دکھاتا ہے۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اس دور میں اپنی تجلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

ذریعہ دنیا میں ظاہر فرمائی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے بتایا کہ انگلینڈ میں جب میں تعلیم پاتا تھا اس وقت اور اس کے بعد بالخصوص مصر، سوڈان وغیرہ ممالک میں بھی احمدیہ جماعت کے متعلق سنا تھا۔ آپ نے سامعین کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ احمدیت کی تبلیغ کی خاطر جو لوگ باہر سے تشریف لائے ہیں۔ اور اپنی تعلیم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان پر غور و فکر کر کے صداقت جہاں سے بھی حاصل ہو جائے اُسے قبول کریں۔

اس تقریر کے بعد ہمارا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ رات ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ بہت کافی تھی۔ نیز اس جلسہ میں شمولیت کے لئے مکرم جناب محمد اسمٰعیل صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر مع احباب جماعت یادگیر سے تشریف لائے اس طرح جلسہ کی رونق میں اضافہ فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے اس تبلیغی وفد کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم عبدالکریم صاحب صدر جماعت احمدیہ رائچور نے یہاں کے علماء، مشائخین، وکلاء اور دیگر معززین کے نام ایک دعوت نامہ چھپوا کر بھجوا دیا۔ جس میں مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ بوقت ۱۰ بجے صبح تا ۱ بجے جماعت احمدیہ کے علماء کرام سے اختلافی مسائل یعنی وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام ختم نبوت کی حقیقت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن کوئی بھی اس پر آمادہ نہ ہوا۔ اور علماء دین اور مشائخ کہلانے والے سب کے سب مختلف قسم کے عذر پیش کرنے لگے۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ حق و صداقت کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کر سکتا!

رائچور کے پروگرام سے فارغ ہو کر مورخہ ۲۳ر مارچ کی صبح ۸ بجے ہم اراکین وفد رائچور سے ۴۰ میل دور اڈکور کے لئے روانہ ہوئے اور ۱۰ بجے منزل مقصود پہنچے۔

اڈکور یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے پتھر کی بنی ہوئی ایک شاندار مسجد بھی ہے۔

جماعت احمدیہ اڈکور کا پچیسواں سالانہ جلسہ رات کے ۹ بجے زیر صدارت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم رحمت اللہ صاحب غوری کی نظم کے

ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر نے تقریر کی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کے عقائد مختصر رنگ میں بیان فرماتے۔

دوسری تقریر خاکسار کی زیر عنوان وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ جس میں خاکسار نے از روئے قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہوئے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم والی حدیث کی تشریح کی اور نزول عیسیٰ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں اس مامور من اللہ کا نزول ہو چکا ہے۔ جس کی بشارت حدیث بالا کے ذریعہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

تیسری اور آخری تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب کی ہوئی۔ آپ نے علامات ظہور مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ مسلمانوں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ آج کا مسلمان بستر مرگ پر پڑا ہوا ہے۔ اس کا ایمان۔ اس کے خیالات اس کے تفکرات اور اس کے عقائد سب کے سب بیمار ہیں۔ اور دیگر مذاہب عالم اس کی موت کے منتظر ہیں۔ ایسی صورت میں کوئی ایسا مسیحا ہی اس کا علاج کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معالج کے طور پر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ظہور مہدی کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے بعض اختلافی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی

اور بتایا کہ ظہور مہدی۔ نزول مسیح وغیرہ امور پر آج کل کے مسلمانوں کو علم تو ہے لیکن ان کے بارے میں عرفان حاصل نہیں۔ اور یہ عرفان صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ آپ نے تمام مسلمانوں سے درخواست کی کہ آؤ علم و عرفان کے میدان میں آ کر جماعت احمدیہ سے مقابلہ کریں تاکہ تمہارا علم بھی عرفان میں تبدیل ہو جائے

اس کے بعد حکیم صاحب نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے اس آسمانی پیغام پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے اور تدبر سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔

اس طرح یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی رات کے ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ باوجود علالت طبع کے چنتہ کنٹہ سے مع چند احباب تشریف لائے تھے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہاں کے جلسے وغیرہ سے فارغ ہو کر ہمارا وفد دوسرے دن صبح ۹ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے یادگیر پہنچا۔

شکریہ یہ امر یہاں نہایت ہی شکرگذاری سے عرض کر رہا ہوں کہ جماعت احمدیہ تیماپور، دیودرگ، رائچور اور اڈکور کے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جماعتوں کے علاوہ جماعت احمدیہ یادگیر نے بھی بہت زیادہ تعاون کیا۔ اور اس جماعت نے ان جماعتوں کے دورے کے لئے ازراہِ کرم ایک جیپ کار اور ایک موٹر کار و فکر کی تھی۔ اور اس حلقہ کے پورے دورہ میں مکرم محمد رحمت اللہ صاحب غوری سکرٹری ضیافت جماعت یادگیر ہمارے ساتھ رہے اور اراکین وفد کی ضروریات کی تکمیل اور آرام کا خوب خیال رکھا جزاھم اللہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار اور مخلص نوجوان کو اخلاص اور دینی جذبہ میں برکت عطا فرمائے اور ہر جہت سے ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

درخواست دعا

۱۔ میرے نسبتی بھائی عزیزم مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ درد شقیقہ کا عارضہ بعض اوقات تکلیف دہ صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ان ایام میں بھی وہ کچھ زیادہ بیمار ہیں۔ کچھ عرصہ حیدر آباد میں علاج کروانے کے بعد اب یادگیر میں زیر علاج ہیں۔ نئی تشخیص کے مطابق جگر متورم ہے اور کچھ پھیل گیا ہے جس کی وجہ سے بخار رہتا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ بخشے۔

۲۔ برادرم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم اور ان کے فرزند عزیز سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب مرحوم کی وفات کے باعث ہمارے خاندان کو جو صدمات پہنچے ہیں وہ بہت سخت ہیں اور خاندان کا تجارتی کاروبار بھی متاثر ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ابتلاء کے اثرات کو ختم فرما دے

۳۔ ہمارے خاندان کے بعض افراد نے مشترکہ طور پر ایک ربڑ کا کارخانہ لگایا ہے جس میں کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کام کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

۴۔ میرے لئے اور میرے بیوی بچوں اور عزیزوں اور یادگیر کے تمام احمدی افراد کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر

ایک غیر احمدی دوست کے
بعض سوالوں کے جوابات

(۲)

س۔ علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔
اعلم ان من تمام الایمان
بہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان
والتصدیق بان اللہ تعالیٰ
جعل خلق بدنہ الشریف
علیٰ وجہ ای حال وھیئۃ
لم یظہر قبلہ ولا بعدہ
آدمی مثلہ (زرقانی شرح
ج ۱ لم)
جان لو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی تکمیل یہ ہے کہ آدمی اس بات پر ایمان لائے اور تصدیق کرے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم شریف کو ایسی شان سے پیدا فرمایا ہے کہ کوئی آدمی آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کی مثل پیدا ہوا۔ ایک عربی شاعر نے بھی لکھا ہے

مثل النبی محمد لا یمکن
من قال بالامکان فھو کافر

یعنی یہ بات ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو۔ جو یوں کہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مثل ممکن ہے وہ پکا کافر ہے۔

پھر خود حضور نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اَیُّکُمْ مِثْلِی تم میں سے میرے مثل کون ہے۔ انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی۔ میں رات گذارتا ہوں اس حال میں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے

تعجب ہے مرزا صاحب پر کہ انہوں نے ان تمام روشن دلائل کے باوجود آخر کہہ ہی دیئے کہ ...... میں مثیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں (ازالہ اوہام ص ۲۵۳) سارے مسلمانوں کا فقہائے کرام کا علمائے کرام و شعرائے کرام کا یہ ایمان ہے کہ جو شخص بھی کہے کہ میں محمد رسول اللہ جیسا ہوں وہ کافر ہے اور آپ کے بانی یہ لکھ گئے کہ میں مثیل محمد رسول اللہ ہوں۔ لہٰذا معقول جواب چاہتا ہوں۔

ج۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ (الکہف ع ۱۲) یعنی اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کہہ دیجئے کہ میں تم جیسا ایک بشر ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میری طرف خاص وحی کی جاتی ہے

پیش کردہ حدیث میں اور قرآن کریم کی اس آیت میں "مثل" کا لفظ استعمال ہوا ہے فرق یہ ہے کہ حدیث میں "مثل" ہونے کی نفی کی گئی ہے اور قرآن کریم میں اثبات ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے خلاف اگر کوئی حدیث پیش کی جائے تو اسے کوئی مسلمان قبول نہیں کر سکتا کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کی آیات کے خلاف وہ کس حدیث پر ایمان لاتے ہیں۔ پس قرآن کریم کے خلاف کوئی حدیث یا کسی فقیہ یا عالم یا شاعر کا قول یا شعر قبول نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا "مثل" کا لفظ کے کوئی ایسے معنے نہیں کئے جا سکتے

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیت اور زیر بحث حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے یہ تضاد معترض کے اس استدلال کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے جو "مثل" کے لفظ کو لے کر غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اہل منطق نے کسی کلام میں تضاد و تناقض ثابت کرنے کے لئے آٹھ وحدتوں کی شرط لگائی ہے یہاں بخوف طوالت اس بحث کو پیش نہیں کیا جائے گا صرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک اعتبار سے ہمارے جیسے ہیں یعنی حوائج بشریہ کے اعتبار سے لیکن دوسرے اعتبار سے ایک انسان تو درکنار آپ سید الانبیاء اور فخر الاولین والآخرین ہیں۔ اور یہ فرق "یوحیٰ الیّ" کے الفاظ سے ظاہر ہے یعنی میں ہوں تو تم جیسا بشر لیکن فرق یہ ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی برتری اس وحی کی بنیاد پر ہے جو حضور پر نازل ہوئی اور اس مقدس وحی نے تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کو غیر مبہم الفاظ میں فضیلت بخشی ہے۔

ورنہ قرآن کریم میں تو حضور انور کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل بھی قرار دیا گیا ہے (انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (المزمل) کیا معترض قرآن کریم پر بھی فتویٰ لگا دے گا معترض نے جو حدیث پیش کی ہے وہ خاص موقعہ و محل کے بارہ میں ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تتبع میں بعض صحابہ کرام نے بھی روزوں میں وصل کیا۔ حضور انور ایک شارع نبی تھے جن پر اکمل اور آخری شریعت نازل ہوئی اس لئے ضروری تھا کہ حضور اس موقعہ پر تنبیہ فرما دیتے تاکہ امت بالابطاق مشکلات میں نہ پڑ جائے۔ بلاشبہ ایسے مواقع پر اللہ تعالےٰ آپ کو کھلاتا اور پلاتا تھا اور اس اعتبار سے صحابہ کرام یا دوسرے لوگ آپ جیسے نہ تھے۔ بہر حال یہ ایک اعتباری فرق ہے اور ظاہر ہے کہ

مولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ
اگر اعتبارات کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو حکمت باطل ہو جاتی ہے

الغرض اس حدیث کے لفظ "مثل" کو اگر موقعہ اور محل سے الگ کر کے معنے کئے جائیں یا حدیث کے الفاظ کے [illegible] معنے لے کر اگر یہ استدلال لیا جائے کہ حضور انور کبھی بھی ہم لوگوں کی طرح نہیں کھاتے تھے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ ہی آپ کو روحانی ذرائع سے کھلاتا پلاتا تھا تو ایک فتنہ عظیم پیدا ہو جائے گا کیونکہ جہاں لفظ "مثل" قرآن کریم سے ٹکرائے گا وہاں ثانی الذکر استدلال بھی صریحاً قرآن کریم کے خلاف پڑے گا۔ جیسا کہ سوال نمبر ۳ کے جواب میں "یاکل الطعام" والی آیت کریمہ پیش کی جا چکی ہے علاوہ ازیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مطعومات اور مشروبات کا احادیث نبوی میں صریحاً ذکر موجود ہے۔

مماثلت ظلی سورہ نساء رکوع ۹ میں اللہ تعالےٰ نے تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ شرط لگا دی ہے کہ آئندہ مخصوص روحانی انعامات یعنی نبوت، صدیقیت، شہیدیت اور صالحیت صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ہی ملیں گے۔ لہٰذا اب اگر کوئی شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور غلامی سے نکل کر کوئی دعوےٰ کرتا ہے۔ اور آپ کے مقابل پر کھڑا ہو کر کوئی دعوےٰ کرتا ہے تو ایسا شخص راندہ درگاہ ہے اور ہرگز التفات کے لائق نہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور غلامی کا دعوےٰ کرتے ہوئے حضور انور کے اخلاق عالیہ اپنے اندر پیدا کر کے اور حضور انور کے باطن کے ساتھ ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے اور خدا کے حکم سے ظلی طور پر حضور کا مثیل ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے تو یہ امر قابل ستائش ہے کیونکہ قرآن کریم میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے "اسوہ حسنہ" قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کا محبوب بننے کے لئے اتباع نبی کی شرط لگا دی ہے اور یہ امر ظلی مماثلت کو چاہتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے الگ ہو کر کوئی دعوےٰ کرتا ہے تو وہ ایک ہلاک شدہ آدمی ہے۔ اذا فات الشرط فات المشروط۔

لوگ اپنے بچوں کے نام محمد، احمد یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کے اسماء پر رکھتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ ان انبیاء علیہم السلام کے مقابل پر اپنے بچوں کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس میں بھی درحقیقت مماثلت ظلی کی روح ہی کام کر رہی ہوتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلےٰ و ارفع مقام کے متعلق اپنی منظوم و منثور عربی، فارسی اور اردو کلام میں وہ نوادرات تحریر فرمائے ہیں کہ اس پر بیسیوں ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی ہر برکت جو مسیح و مہدی علیہ السلام کو مل رہی ہے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے توسط سے مل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے تین اشعار بھی ملاحظہ فرمایئے۔ فرمایا ہے

واللہ اِنَّ محمداً کردافۃ
وبہ الوصول بسدۃ السلطان

ترجمہ۔ اللہ تعالےٰ کی قسم محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دربارِ خداوندی کے سب سے اعلیٰ افسر ہیں اور آپ کے ہی ذریعہ سے دربارِ سلطانی میں رسائی ہوتی ہے

مُحَمَّدٌ فَخْرٌ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَمُقَدَّسٍ
وَبِہٖ یُبَاھِی الْعَسْکَرُ الرُّوْحَانِیْ

ترجمہ۔ آپ ہر مطہر و مقدس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر کو آپ ہی کی ذات پر ناز ہے

فارسی کلام میں فرمایا ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

بلا شبہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ظلی طور پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا دعوےٰ بھی کیا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا وضاحت سے یہ امر محلِ اعتراض نہیں ٹھہر سکتا۔ پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"ھٰذَا وُجُوْدُ جَدِّیْ صَلْعَمْ
لَا وُجُوْدُ عَبْدِ الْقَادِرْ"
(گلدستہ کرامات)

یعنی میرا یہ وجود عبد القادر کا وجود نہیں ہے۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے

مَا ھُوَ جَوَابُکُمْ فَھُوَ جَوَابُنَا

احادیث میں مہدی کے لئے محمدؐ اور احمدؐ کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جو درحقیقت ظلی مماثلت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مہدی کہے گا کہ

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مُحَمَّدٍ ...... فَھَا اَنَا ذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہے۔ تو سن لے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں ہوں

پس حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے ظلی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے کا دعوےٰ کرکے وہی کچھ کہا ہے جو چودہ سو سال سے قرآن کریم، احادیث نبوی، صلحائے امت اور عرفِ عام و خاص میں کہا گیا ہے۔

معترض نے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف ازالہ اوہام کی طرف ایک تحریر منسوب کی ہے:۔

"میں مثیل محمد رسول اللہ ہوں" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۲)

اس تحریر میں معترض نے ایسی بدترین تحریفِ کلام کا مظاہرہ کیا ہے کہ شاید یہودیت کی تاریخ میں بھی اس کی مثال نہ ملے گی۔ کتاب کا نام بھی صحیح ہے اور صفحہ بھی درست ہے اس قدر پابندی کے باوجود معترض نے صرف چند ہی الفاظ پیش کئے ہیں۔ کیونکہ .... معترض کو تصنیف کے اصل الفاظ پیش کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ جو یہ ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو ...... ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء و امام الاصفیاء حضرت مقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا"

معترض اگر محولہ تحریر کے یہ اصل الفاظ پیش کر دیتا جو ہم نے پیش کر دیئے ہیں تو کوئی اعتراض ہی وارد نہیں ہو سکتا تھا۔ سید الانبیاء کے الفاظ میں جملہ انبیاء علیہم السلام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضلیت بتادی گئی ہے۔ اور ظل (سایہ) کا لفظ استعمال فرما کر بتا دیا گیا ہے کہ یہ مماثلت بالمقابل نہیں ہے بلکہ جس طرح سایہ اور عکس اپنے اصل کی وجہ سے وجود میں آتا ہے اور اصل کا تابع ہوتا ہے اسی نوعیت کی مماثلت یہاں مراد ہے۔

بہرحال علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا کوئی دوسرے بزرگ عالم و فقیہ اور شارح، ان کے الفاظ "مثل" کو قرآن کریم کے لفظ "مثل" کے خلاف کسی صورت میں بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ آپ کا یہ فتوےٰ کفر اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات تک پہنچ جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

درخواستِ دعا

میری سب سے چھوٹی بچی راشدہ پری یہ ی یونیورسٹی کا امتحان ۱۲ اپریل سے دینگی اور میرے ایک داماد محمد علی بی۔اے کا امتحان ۲۹ مارچ سے ہو رہے ہیں بزرگانِ سلسلہ اور درویشان نیز قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقع دیں

والسلام
محمد سلیمان پیا دنشل امیر
بہار

یومِ مصلح موعود تقریب (بقیہ صفحہ ۶)

باہر جاکر بھی اولیت حاصل کرتے ہیں جو آگے بڑھ جاتے ہیں۔ اور وہی اس امر کے مستحق قرار پاتے ہیں کہ انہیں آنکھوں پر بٹھایا جائے کسی شاعر نے بھی کہا ہے کہ

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

پس ہماری جماعت جسے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی روحانی اصلاح کے لئے مامور فرمایا ہے اس کا فرض ہے کہ کسب کمال کرکے نیک کاموں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے اور بُرے اور خراب کاموں میں قطعاً آگے قدم نہ بڑھائے۔ تمہارا مقابلہ اس بات میں نہ ہو کہ فلاں شخص سینما دیکھتا ہے میں اس سے زیادہ سینما دیکھ کر آگے بڑھ جاؤں یا فلاں شخص غلیظ گالی دیتا ہے میں اس سے زیادہ غلیظ گالی دے کر آگے بڑھ جاؤں یا فلاں شخص ظلم کرتا ہے میں اس سے زیادہ ظلم کرکے آگے بڑھ جاؤں۔ بلکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ تم نیک کاموں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہا کرو۔ اور اپنے وجودوں کو ہر لحاظ سے خلقِ خدا کے لئے مفید اور بابرکت بناؤ۔

پس نیکیوں کے میدان میں جتنا دوڑ سکو دوڑو۔ اس وقت ساری دنیا ایک دوڑ میں لگی ہوئی ہے کہیں صنعت و حرفت میں کمال حاصل کیا جا رہا ہے کہیں اسلحہ سازی میں اور کہیں دوسرے امور میں لیکن ہمیں نیکی اور بھلائی کی دوڑ میں آگے نکلنا ہے۔ تم اس میدان میں آگے بڑھو کہ قرآن کریم اور حدیث کو دنیا میں پھیلا دو۔ اور خدا کی مخلوق کی خدمت میں کمال کر دکھاؤ۔ اور ان نیک کاموں میں تمام دنیا سے آگے نکل جاؤ۔ یہ ساری چیزیں اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب ہماری جماعت کے افراد کے اندر جسمانی قوت اور طاقت بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق اپنے ملک قوم جماعت اور خاندانوں کے لئے نیکنامی کا موجب ہوں۔ یاد رکھو کہ نیکی کے کام اور مخلوق خدا کی خدمت اور ہمدردی ایسا میدان ہے جس میں جتنا تم آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اتنے ہی زیادہ نیک ہو گے اور ساری دُنیا کی نیک دعائیں آپ کے ساتھ ہوں گی

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق دین و دنیا میں ترقی کرنے والے ہوں۔ آمین۔

رواں ہے جانبِ منزل گرِیہ وقفِ جدید

ہے کارنامۂ فضلِ عمر یہ وقفِ جدید
دکھا رہی ہے جو اپنا اثر یہ وقفِ جدید

اگرچہ راہ کٹھن اور دور ہے منزل
رواں ہے جانبِ منزل گرِیہ وقفِ جدید

نفوذ اس کا ہے اپنے وطن میں چاروں طرف
قدم بڑھاتی ہے شام و سحر یہ وقفِ جدید

خدا کے دیں کی اشاعت ہے اس کا نصب العین
سدا جو رکھتی ہے پیشِ نظر یہ وقفِ جدید

وہ طائرانِ چمن بال و پر نہیں جن کے
لگا رہی ہے انہیں بال و پر یہ وقفِ جدید

لگا تھا نخل جو فخرِ رسل کے ہاتھوں سے
کھلا رہی ہے اسی کے ثمر یہ وقفِ جدید

خدا کرے کہ نئے دور میں بھی اے شبیرؔ
بہت سے پیدا کرے دیدہ ور یہ وقفِ جدید

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ)

فرشتوں کی فوج میں شمولیت کے خواہشمند احباب

احباب کرام! وقفِ جدید سال نَو کو شروع ہوئے تین ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر افسوس کہ وعدوں کی رفتار سُست ہے۔

وہ قربانیاں جو زیادہ تکلیف اُٹھا کر کی جائیں زیادہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی رضاء کو جذب کرنے کا باعث ہوتی ہیں یہ تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریکات میں سے آخری ہے۔ اس کو فروغ دینا ہمارا کام ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اُنہیں اس غفلت کا ازالہ کرنا چاہیئے بلکہ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعتوں کی طرف سے نئے سال وقفِ جدید کے وعدے گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ پیش ہوں کیونکہ جب تک وقفِ جدید کی مالی حالت مضبوط نہ ہوگی ہم معلّمین کی تعداد کو بڑھا نہیں سکتے۔"

نیز حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے مرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اور خدا تعالیٰ ان کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور مری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اُتارے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریک کی کامیابی کے لئے جس تڑپ کے ساتھ دعا فرمائی ہے وہ آپ ہی کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

"اے خدا تو اپنے فرشتوں کو نازل فرما جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے پر آمادہ کریں اس آمادگی کے بعد پھر تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور کر کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

مکرم منشی فیاض الدین خان صاحب مرحوم معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ جو ایک نیک جوشیلے اور مخلص احمدی تھے اور سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔ اور جو تبلیغی امور میں ہمیشہ تعاون کیا کرتے تھے اور جنہیں تبلیغ کا انتہائی جوش رہا کرتا تھا۔ اس دار فانی سے مورخہ ۳۱/۳/۶۶ کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث ہمیشہ ہمیش کے لئے جُدا ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے کہ مولیٰ کریم اپنے قرب و جوار سے نوازتے ہوئے غریق رحمت کرے اور جنت النعیم میں جگہ دے اور ان کے بچوں کو اپنے فضل سے نوازتے ہوئے اُن کا حامی و حافظ ہو۔

والسلام خاکسار سید محمد موسےٰ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ۔ اڑیسہ۔

صدر صاحبان و سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے مطابق تحریکِ جدید کے نئے وعدوں کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۴ر فروری ۱۹۶۶ء کی اطلاع تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو پہنچائی گئی۔ اس کے علاوہ صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کو انفرادی طور پر اطلاع پہنچائی گئی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر و سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری متوجہ ہوں۔ خدا تعالیٰ تمام احباب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وصایا

وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے بارہ میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۲۷۔ میں سید محی الدین احمد ولد سید جمال الدین احمد صاحب مرحوم قوم سادات پیشہ دکانداری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲-۲۳ء ساکن رانچی (بہار) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد تیرہ اکڑ زمین سملیا میں ہے جس کی اندازاً قیمت دو ہزار چھ صد روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔

میری اس وقت ماہوار آمد اوسطاً دو ہزار روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد سید محی الدین احمد۔ گواہ شد سید لئیق احمد صاحب ابن سید محی الدین احمد صاحب آشیانہ ڈاکٹر فتح اللہ روڈ رانچی۔ گواہ شد سید بدر الدین احمد عفی عنہ ابن حضرت مولوی سید اختر الدین صاحب معلم وقفِ جدید رانچی۔ گواہ شد محمد ایوب ولد مولوی اختر علی صاحب نشین۔ مورابادی رانچی بہار ۱۸/۵/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۴۶۲۔ میں شریفاً بی بی زوجہ ہزاری خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاک خانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد صرف پانچصد پچیس ۵۲۵ روپے مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل کروں تو وہ حصہ وصیت میں منہا کر دیا جائیگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامتہ شریفاً بی بی۔ گواہ شد ہزاری خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد محسن خاں احمدی مبلغ سکنہ کرڈاپلی ڈاک خانہ تگریا ضلع کٹک اڑیسہ۔

وصیت نمبر ۱۳۵۰۴۔ میں اسماء بی بی صاحبہ زوجہ یونس صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنانور ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں دیاتی صد۱/۱۰ یہ

خبریں

نئی دہلی۔ ۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی مکھیہ منتریوں میں جو غذائی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے ایمرجنسی کو ختم کرنے کے معاملہ پر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مرکز کو اس بارے میں قطعی فیصلہ کرنے میں کئی ماہ لگ جائیں گے۔ پتہ چلا ہے کہ پردھان منتری اور ہوم منسٹر نے مکھیہ منتریوں کے ساتھ غیر رسمی طور پر ہنگامی صورت حال کے مستقبل کے متعلق بات چیت کی ان میں سے کچھ ایک نے کہا کہ حال ہی میں انہیں اپنے صوبوں میں لاء اینڈ آرڈر کے معاملہ پر جس مشکل صورت حال کا سامنا تھا اُس کے پیش نظر وہ ہنگامی اختیارات سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہیں۔

لدھیانہ۔ ۱ اپریل۔ سنیکت سوشلسٹ پارٹی کی پنجاب برانچ نے ماسٹر تارا سنگھ کے سکھ سٹیٹ کے نعرہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ نے سکھوں کے حق خود ارادیت کے آدھار پر بھارت یونین سے علیحدگی کا جو حق مانگا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ اور تمام سیکولر پارٹیوں کو اس فرقہ دارانہ رجحان کی روک تھام کے لئے سرگرم ہونا چاہیئے۔ پنجاب سنیکت سوشلسٹ پارٹی کے سیکرٹری شری مراری لال نے کہا کہ شرارت کو ابتداء میں کچل دینا ضروری ہے تاکہ ایسی شکل اختیار نہ کر سکے کہ فرقہ پرستی نئے رد عمل کا چکر شروع ہو جائے۔

پونا۔ ۱ اپریل۔ رکھشا منتری شری چوان نے یہاں سے ۵۰ میل پر واقع کرمگے اپنے آبائی قصبہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی کی جد و جہد تب تک ختم نہیں ہو سکتی جب تک ہم دیش کی سیاسی اور قومی یک جہتی کے لئے خطرہ کو دور نہیں کر دیتے۔ پاکستان اور چین کے ناپاک گٹھ جوڑ پر مرکزی سرکار کو تشویش ہے لیکن مجھے وشواش ہے کہ ستمبر کی لڑائی میں پاکستان کو جو سبق سکھایا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ بھارت پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

نئی دہلی۔ ۱ اپریل۔ کل شام کانگرس پارلیمنٹری پارٹی کی میٹنگ میں کئی اہم اور غیر ملکی مسائل پر غور ہوا۔ کئی ممبروں نے شریمتی اندرا گاندھی سے ان کے غیر ملکی دورہ کے متعلق سوالات پوچھے ان کا ایک سوال یہ تھا کہ چین اور پاکستان کے گٹھ جوڑ کے متعلق امریکہ کا موقف کیا ہے شریمتی اندرا نے جواب میں کہا کہ امریکہ چین کی توسیع پسندی کو روکنا چاہتا ہے۔ تاہم وہ اس مرحلہ پر پاکستان کے خلاف کچھ زیادہ کہنے پر آمادہ نظر نہیں آتا اسے خدشہ ہے کہ اگر دباؤ ڈالا گیا تو اس امر کا امکان پیدا ہو جائے گا کہ پاکستان مکمل طور پر چین کے ساتھ مل جائے کانگرس پارٹی نے شریمتی اندرا گاندھی کے دورہ کی کامیابی کی سراہنا کی۔ شریمتی اندرا نے اپنی تقریر میں کہا کہ میا چار ممالک کے ساتھ دوستی کی تجدید اور نجی رابطہ کے قیام کے لئے گئی تھی۔ صدر جانسن اور دوسرے رہنماؤں نے غذائی اور اقتصادی مسائل پر خود بات چیت شروع کی تھی اور میں نے انہیں بھارت کی صحیح صورت حال بیان کی تھی۔ کانگرس ممبران پارلیمنٹ کو یہ بات نظر انداز کرنی چاہیئے کہ صدر جانسن کو امداد کے اقدامات کی پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کرنی پڑتی ہے۔ صدر جانسن محسوس کرتے ہیں۔ اگر عالمی بنک حصہ لے اور دوسرے ممالک کو بھی بھارت کو اقتصادی اور غذائی امداد دینے کی ترغیب دی جائے تو وہ امریکن پارلیمنٹ سے اپنی تجاویز آسانی سے منظور کروا سکیں گے۔ پردھان منتری نے کہا کہ ہمیں چھوٹے ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ مختلف سطحوں پر ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کے کام پر پوری توجہ دی جانی چاہیئے۔

بمبئی۔ ۱ اپریل۔ ڈیفنس منسٹر شری چوان نے آج بمبئی میں سالانہ ڈیفنس ریسرچ ڈویلپمنٹ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اسلحہ کی تیاری میں ملک کو خود کفیل کرنے پر زور دیا اور کہا بھارت ہمیشہ کے لئے اپنی حفاظت کے لئے غیر ملکی ہتھیاروں پر یا نئے ڈیزائن کئے گئے ہتھیاروں پر انحصار نہیں رکھ سکتا۔ جس حد تک ہم اپنی ڈیفنس سائینس میں ترقی کر لیں گے اسی قدر ہی ہم اپنے ملک کی غیر ملکی حملہ سے حفاظت کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ لیکن دفاعی ترقی ایک مضبوط صنعتی بنیاد کے بغیر نہیں ہو سکتی اسلحہ کی تیاری کے لئے بڑے بڑے کارخانے ضروری ہیں۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے وہ اس قابل نہیں کہ وہ اپنی تمام تر توجہ ہتھیاروں کی تیاری کی طرف ہی مبذول کر دے۔ اس سلسلہ میں آپ نے ۱۹۶۲ء کے چینی حملہ اور پھر ۱۹۶۵ء کے پاکستانی حملہ کا ذکر کیا۔ اور کہا اگر ہم ان حملوں کو کامیابی سے پسپا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں تو اپنے زور بازو سائنسی ترقی اور ملک میں تیار شدہ اسلحہ کی مدد سے

نئی دہلی۔ ۱ اپریل۔ حکومت کے ایک تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ چین بھارت کے سرحدی علاقوں پر فوجی دباؤ ڈالنے کے لئے پوری طرح تیار رہتا ہے یہ تجزیہ یہ معلوم کرنے کے لئے کیا گیا تھا کہ آیا ایمرجنسی کو ختم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ڈیفنس منسٹر نے اس تجزیہ کے بعد ایمرجنسی کو قائم رکھنے کی رائے ظاہر کی ہے۔ تجزیہ میں کہا گیا ہے کہ چین نے اس بات کا کوئی اظہار نہیں کیا کہ وہ بھارت کے ساتھ سرحدی تصفیہ کو تاشقند سپرٹ یا کسی دوسرے طریقہ سے نپٹانا چاہتا ہے۔ اس نے بھارت کے متعلق اپنے دشمنانہ مقاصد کو ترک کرنے کا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ چین کے مقاصد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

نئی دہلی۔ ۱ اپریل۔ دہلی پردیش کمیونسٹ پارٹی کی ورکنگ کمیٹی نے ۱۹ اپریل سے "دہلی بند" کے سمرتھن کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں تمام ملحقہ ٹریڈ یونینوں کو ہدایت دیدی گئی ہے کہ وہ ۱۹ اپریل کو دہلی بند پروگرام کو کامیاب بنائیں گے۔

جموں۔ ۱ اپریل۔ جموں و کشمیر کونسل میں ہوم منسٹر نے بتایا کہ جو تخریب کار ریاست کی جیلوں میں بند ہیں اُن کی تعداد بتانا مفاد عامہ میں نہیں ہے۔ آپ نے شری مختار احمد کے اس سوال کا جواب بھی نہ دیا کہ کیا ان تخریب کاروں کا پاکستانی گھس پیٹھیوں کے ساتھ لمبے عرصہ سے تعلق ہے اور کیا یہ گرفتار شدگان چند گزیٹڈ افسران کے اور محکموں کے افسران اعلیٰ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔

(بقیہ وصیت صفحہ ۱۱)

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ مہر تین سو روپے بذمہ خاوند۔

۲۔ زیور۔ کانٹے نصف تولہ قیمت -/۵۰ روپیہ۔

۳۔ چین طلائی ایک تولہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ

ان کے علاوہ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ کوئی آمد ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ایچ اسما بی موصیہ

گواہ شد	گواہ شد
این ابراہیم ولد ای کنجی صاحب	این عبد الرحیم صاحب ولد ای حمزہ صاحب
ساکن کنانور ۱۹ ۶۴	برادر موصیہ ایڈیٹر رسالہ ستیا دوتھن کنانور ۱۹ ۱/۶۶